ہفتہ 31- اکتوبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 31- اکتوبر 1998ء 10 رجب 1419 ہجری-31- اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 243

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ کا حق

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنا دے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الوصاۃ بالجار)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں' لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت کی نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی کی بہت تاکید کی گئی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

شہریت میں سب سے مقدم اور سب سے پہلے ہمسائے ہیں۔ دیگر مذاہب میں بھی ہمسایوں کے متعلق تعلیم آتی ہے مگر جس رنگ میں (دین) نے ہمسایہ کے حقوق کو بیان کیا ہے اس رنگ میں اور کسی مذہب نے بیان نہیں کیا۔ (دین) نے اس مسئلہ پر اتنا زور دیا ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جبریل میرے پاس آیا اور اس نے ہمسائے کے حقوق پر اتنا زور دیا کہ میں نے سمجھا وہ اسے وارث قرار دے دے گا۔ (دین) نے ہمسائے کے حقوق کے متعلق تفصیلی احکام دئے ہیں اور ان کا خیال رکھنے کی اس قدر تاکید کی ہے کہ حضرت عباسؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ جب گھر آتے تو پوچھتے کہ کیا ہمارے یہودی ہمسائے کو بھی کچھ دیا ہے؟ آپ کے ہمسایہ میں ایک یہودی رہتا تھا آپ اس کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اس کو نظرانداز کرنا گناہ سمجھتے تھے۔

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 306)

حضرت رسول ﷺ اپنے ہمسائیوں سے خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے اور اس کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ صحابہ ہر وقت اس کی پابندی ملحوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ ایک دفعہ گھر میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کہیں سے ان کے ہاں گوشت آیا ہوا ہے۔ انہوں نے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا یہودی ہمسائے کو گوشت بھیجا ہے یا نہیں۔ اور پھر آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دوہرایا کہ گھر والوں نے کہا۔ آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ جبرائیل نے اتنی دفعہ مجھے ہمسایہ کے حق کی تاکید کی کہ میں نے سمجھا شائد اسے وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 531)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانات پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری منصوبہ بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد	روزنامہ
2 روپے 50 پیسے	مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	الفضل ربوہ

فرشتہ صفت

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی پاکیزہ سیرت کی جھلکیاں

غریب پروری

آپ کے فرزند عبدالرحیم صاحب بیان کرتے ہیں

○ طالب علمی کے زمانہ میں جب میں ابھی بچہ ہی تھا۔ میرے سپرد آپ کو عصر کے وقت دفتر میں دودھ پہنچانے کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔

بسا اوقات ایسا اتفاق بھی ہوتا۔ کہ جب آپ مجھے نہ ملتے۔ تو میں یہ ڈیوٹی کسی دوسرے کے سپرد کر کے خود کھیل میں شامل ہونے کے لئے دوڑ آتا۔ آپ کا اکثر یہ معمول تھا کہ دودھ پلانے والا اگر کوئی غریب یا محتاج ہوتا۔ تو آپ نصف یا کبھی سارا دودھ ہی اسے پلا دیتے

میں نے اس کا کئی بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ کسی غریب کی مدد کر کے آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھتا۔ اور آپ کو ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے آپ کو بہت بڑا خزانہ مل گیا ہے۔

(سیرت شیر علی ص181)

اعجاز دعا

○ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ ہمارے گھر میں تمام خاندان کے افراد شدید خارش میں مبتلا ہو گئے ہر ممکن علاج کیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بلکہ دن بدن مرض بڑھتا ہی گیا۔ خارش کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ یہ بیماری متواتر چار پانچ ماہ سے چلی آتی تھی۔ ہر قسم کی ادویہ استعمال کرنے کے باوجود جب آرام نہ آیا تو میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی آپ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے دالان کی دہلیز میں کھڑے ہو کر لمبی دعا کی۔

میرے خسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک چڑیل جس کے بال کھلے ہوئے ہیں دانت لمبے لمبے ہیں۔ شکل نہایت ڈراؤنی اور بھیانک ہے ہمارے گھر کے اندر بے تابی سے چکر لگا رہی ہے اور وہ باہر نکلنے کے لئے بے قرار ہے لیکن اسے راستہ نہیں مل رہا۔ اسی تگ و دو میں اچانک اسے دروازہ میں راستہ نظر آیا تو فوراً باہر نکل گئی۔

اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ گھر کے تمام افراد میں بیماری کی شدت کم ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ تمام افراد کنبہ ایسے صحت یاب ہوئے جیسے کبھی خارش کی تکلیف ہی نہ تھی۔ یہ معجزانہ اثر تھا اس دعا کا جو حضرت مولوی صاحب نے کی تھی۔

(سیرت شیر علی ص183)

فرشتہ

○ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں کچھ عرصہ لنڈن رہ کر جب واپس تشریف لائے۔ اور 1945ء میں مجھے حضور کے ارشاد کے ماتحت وہاں جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ مغرب کی زندگی تو تکلفات اور خاص خاص آداب سے پر ہے اور حضرت مولوی صاحب سادگی اور انکساری کا مجسمہ تھے۔

میں حضرت مولوی صاحب کے متعلق انگریزوں کے تأثرات کو معلوم کروں۔ چنانچہ ایک پرانے احمدی انگریز دوست مسٹر بلال نٹل کا جواب مجھے اب تک یاد ہے۔ انہوں نے کہا He was an Angel یعنی وہ ایک فرشتہ تھے۔

(سیرت شیر علی ص188)

تقویٰ

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ فرماتے ہیں۔

○ حضرت مصلح موعود نے 1945ء میں خاکسار کو انگلستان بھجوایا اور 1946ء میں اہلیہ ام میرے چھوٹے بھائی چوہدری عزیز اللہ صاحب کے ہمراہ انگلستان جانے کے لئے تیار ہوئیں۔ تو اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضرت مولوی صاحب کے گھر گئیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بیت الفضل لنڈن سے میرے ساتھ غلطی سے ایک تولیہ آگیا تھا جو محفوظ پڑا ہے وہ آپ ہمراہ لیتی جائیں آپ کس طرح تقویٰ کی باریک راہوں کا خیال رکھتے تھے کہ ایک تولیہ کئی سال تک سنبھالے رکھا اور موقعہ ملنے پر بھجوا دیا۔

(سیرت شیر علی صفحہ 189)

بدظنی مناسب نہیں

حکیم غلام حسن صاحب لائبریرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت مولوی صاحب کو تنخواہ دے کر آ گیا۔ نماز کا وقت قریب تھا۔ آپ نے وہ روپے میز پوش کے نیچے رکھ دیئے۔ اور خود جلدی سے وضو کر کے نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ نے آکر دیکھا۔ تو تمام رقم غائب تھی۔ آپ کو ادھر ادھر کاغذات میں کچھ تلاش کرتے ہوئے میں نے سبب دریافت کیا۔ تو آپ نے رقم کے ضائع ہونے کا ذکر کیا۔ میں نے چپڑاسی پر شبہ کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا۔ ہم نے آنکھوں سے تو نہیں دیکھا۔ اب بدظنی کرنا مناسب نہیں اور ساتھ ہی مجھے تاکید کر دی کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کریں۔

(سیرت شیر علی ص182)

روحانی تاثر

○ ایک احمدی انگریز نے ہمارے ایک مربی سے لنڈن میں کہا۔ کہ آپ جس روحانی اثر کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ یوں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر ہاں جب میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے کچھ محسوس ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کوئی غیر مرئی چیز خود بخود جسم میں سرایت کر رہی ہے آپ کو کچھ فاصلہ سے آتا دیکھ کر ہی دل و دماغ پر یہ اثر چھا جاتا تھا۔ کہ کوئی نیک آدمی آ رہا ہے اور آپ کے ساتھ رہنے والوں میں خود بخود نیکی پیدا ہوتی اور بڑھتی جاتی ہے۔

(سیرت شیر علی ص182)

ان کے حضور

وہ جن کے دم سے ہیں وابستہ حوصلے دل کے
انہی کو سونپ دیئے ہیں معاملے دل کے

وہ اِک نگاہ کرم سے نہال کر دیں گے
وہ ایک پل میں مٹا دیں گے فاصلے دل کے

سجے گا مطلعِ شہرِ وفا پہ عید کا چاند
ملے گا آ کے وہ دلدار بھی گلے دل کے

عجیب دھڑکنیں لرزاں ہیں قریۂ تن میں
گرا نہ دیں یہ عمارت بھی زلزلے دل کے

ملے، انہیں، مرے سورج کسی کرن کی نوید
کہ ماند پڑنے لگے اب تو ولولے دل کے

مرا رفیق سفر ہے یہ دشتِ جاں میرا
مسافتوں کی کہانی ہیں آبلے دل کے

دل و نظر کے مسیحا، تمہیں خبر ہے کہ ہم
بہت برے ہیں، مگر ہیں بہت بھلے دل کے

دراز ہیں جو رگ جاں سے حاصلِ جاں تک
کبھی نہ ٹوٹ سکیں گے وہ سلسلے دل کے

رشید قیصرانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ-صادق محمد طاہر صاحب

جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب، مجالس سوال و جواب اور انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 19- تا 31- اگست 98ء

قسط دوم

فرنچ اور جرمن احمدیوں سے ملاقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 23 اگست 1998ء بروز اتوار کا دن بھی حسب معمول بہت مصروف گزرا۔ پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے گیارہ بجے سے سوا بجے تک حضور انور نے مختلف جلسہ گاہوں میں بالترتیب فرنچ اور جرمن احمدی احباب سے ملاقات کی جس میں مختلف امور کے جائزہ پر مشتمل گفتگو فرمائی اور نصائح سے نوازا۔ اس موقع پر بعض افراد نے حضور انور سے تفصیلات بتا کر ہومیو پیتھی نسخہ جات کے ذریعہ روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی فیض حاصل کیا۔ اسی طرح حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے بچوں کو چاکلیٹس بھی عطا فرمائیں۔

جلسہ سے اختتامی خطاب

اس جلسہ کا ایک بہت اہم پروگرام اختتامی اجلاس تھا۔ چنانچہ ساڑھے چار بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور حضور جونہی کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے لئے تشریف لائے تو حاضرین نے نعروں سے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کہہ کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز پونے پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرقان کے موضوع پر اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کا تفصیلی خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور کا یہ خطاب پانچ بج کر 12 منٹ سے سات بج کر بارہ منٹ تک پورے دو گھنٹے جاری رہا۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور انور نے امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی اور افسر جلسہ سالانہ محترم عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو معانقہ کا شرف عطا فرماتے ہوئے جلسے کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دی اور اس کے بعد حضور انور بیت فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

24- اگست 1998ء

بروز اتوار انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حضور ایدہ اللہ نے صبح دس بجے تا ایک بجے دوپہر 49 خاندانوں کے دو صد چھ (206) افراد کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا جن میں سے بعض نے انفرادی طور پر اور بعض نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ خلافت احمدیہ کے اس جاری چشمہ سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر و عصر بیت نور میں جمع کرکے پڑھائیں۔

لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ بیت القیوم نیدرائش باخ (Niedereschbach) تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ کے زیر اہتمام ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ حضور انور نے موقع پر موجود ممبرات کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ ان میں زیادہ تر سوالات مذہب، عالمی سیاسی صورت حال اور تاریخ کے حوالہ سے کئے گئے۔ اس پروگرام میں 79 ممبرات نے شرکت کی جن میں سوالات کرنے والی ممبرات کی تعداد تیرہ تھی۔

اس پروگرام کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ بیت نور فرینکفورٹ تشریف لائے جہاں حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

25- اگست 1998ء بروز منگل

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حسب معمول صبح دس بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک 57 خاندانوں کے 221- افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور حضور انور کی بیش قیمت نصائح سے فیض حاصل کیا۔

جرمن افراد کے ساتھ سوال و جواب

جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک ریجن Hessen Taunus کی ایک جماعت Bad Homburg کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جرمن افراد کی ایک مجلس سوال و جواب کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ شام چھ بجے کے قریب Ober Erlen bach کے ایک ہال میں یہ پروگرام ہوا۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ جب مع قافلہ موٹروے سے شہر کے لئے روانہ ہوئے تو علاقہ کی انتظامیہ کی طرف سے ایک کار اور دو موٹر سائیکلوں پر سوار چھ پولیس آفیسرز نے حضور کا استقبال کیا اور مذکورہ ہال تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

اس مجلس میں یک صد تین جرمن افراد شامل ہوئے جن میں علاقہ کے ڈپٹی لارڈ میئر (جو لارڈ میئر کی نمائندگی میں حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائے تھے) کے علاوہ قریبی علاقہ جات بادہوم برگ، فریڈرش ڈورف، ویٹرہائم کے میئرز، علاقہ مذکورہ کے چیف کی اہلیہ اور دو اخباری نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ ان اخبارات نے حضور کے اس دورہ کی خبر بڑے اچھے الفاظ میں شائع کی۔

مذکورہ ہال میں ایک خاص بات یہ دیکھنے میں آئی کہ یہ ہال نیا تعمیر ہوا تھا اور اس کے انچارج نے جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت تعاون کیا۔ اور ہال میں کرسیاں اس طرح رکھی گئی تھیں کہ تمام حاضرین بغیر کسی دقت کے حضور انور ایدہ اللہ کو دیکھ سکتے تھے۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو سلام کرتے ہوئے محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب (جو کہ ترجمانی کے فرائض انجام دے رہے تھے) سے اس کا مطلب بتانے کا ارشاد فرمایا۔

تلاوت قرآن مجید مع جرمن ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا اور چند احمدی بچیوں نے حضور انور کی تشریف آوری پر جذبات تشکر پر مشتمل ایک ترانہ جرمن زبان میں پڑھا جسے تمام حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا۔ جس کے بعد علاقہ کے ڈپٹی لارڈ میئر نے انتظامیہ کی طرف سے اپنے علاقہ میں آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور تمام علاقہ کی طرف سے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

اس مجلس میں جو سوالات کئے گئے ان میں سے چند ایک مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر افادہ عام کے لئے درج ذیل ہیں۔

ایک سوال اسلام کے معانی سے متعلق کیا گیا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ذوالمعانی لفظ ہے جس کے معنے امن و آشتی کے ہیں اور اطاعت و فرمانبرداری کے بھی ہیں۔ حضور نے بتایا کہ تمام انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے وہ اسلام کی تعلیم ہی پہنچاتے رہے اس لحاظ سے ان کی تعلیم امن پر مشتمل تھی اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا تھا اس لئے ابتداء سلسلہ انبیاء سے یہی معنے اطلاق پاتے رہے ہیں۔

اس ضمن میں مختلف اسلامی تحریکات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو مذہب کا نام لے کر دہشت گردی کرتی ہیں حضور نے فرمایا کہ اسلام کے نام پر جو بھی دہشت گردی کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ اسلام تو امن کا پیغام دیتا ہے۔ پس اسلام سچا ہے مگر وہ دہشت گرد سچے نہیں ہیں۔

.....ایک سوال یہ کیا گیا کہ دہشت گردی کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے مختصراً یہ فرمایا کہ یہ ہمارے بس میں نہیں کیونکہ ایسی تنظیموں کی پشت پر بعض طاقتور حکومتیں ہوتی ہیں اور یہ سب کچھ خفیہ طور پر ہوتا ہے۔ ہاں جماعت احمدیہ صرف ایک کام کر سکتی ہے کہ تمام جرمن اور احمدی مل کر ایک امن کا جزیرہ قائم کرلیں جو کہ ممکن ہے اور جس کے نتیجہ میں یہ امید کی جا سکتی ہے کہ کم از کم یہاں امن قائم ہو جائے۔

..... حضور پر نور ایدہ اللہ سے ایک سوال حضور کی مصروفیات کے بارے میں کیا گیا جس پر حضور انور نے تفصیل سے اپنی شب و روز کی مصروفیات کا ذکر فرمایا۔ نیز حضور نے فرمایا کہ میں ایک دن رات میں خدا کے فضل سے اتنا کام کرلیتا ہوں کہ لوگ سن کر حیران رہ جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال حضور نے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ لندن سے شائع ہونے والا ایک اخبار "The Sunday Times" ایک کالم شائع کرتا ہے جس میں وہ مختلف شخصیات کا انٹرویو کرکے ان کی زندگی کی مصروفیات کی ایک جھلک ان کے ایک دن کے کاموں پر مشتمل شائع کرتا ہے۔ اس کالم کا عنوان ہے

A day in the life of ....

حضور نے بڑے دلچسپ انداز میں فرمایا کہ اس کی ایک نمائندہ میرا انٹرویو کرنے کے لئے آئی اور جب میں نے اسے اپنی مصروفیات بتائیں تو وہ حیرت زدہ ہو گئی۔ اور اس نے اپنے کالم کا عنوان بدل کر "A Life in a day.Of..." کر دیا۔

حضور نے اپنی ڈاک میں ملنے والے روزانہ کے ہزاروں خطوط، تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی راہنمائی، ہر ہفتے خطبہ جمعہ اور دیگر پروگراموں کے ذریعہ جماعت کی تعلیمی و تربیتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان تمام فرائض کے ساتھ روزانہ ایک گھنٹہ جسمانی صحت (یعنی سیر) کے لئے بھی نکالتا ہوں کیونکہ مجھے جسمانی لحاظ سے بھی جوان رہنا چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اسی طرح صحت مند اور جوان ہوں۔

......پردہ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور یہودی تعلیمات کے حوالہ سے قدرے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر حضور نے احمدی خواتین کے بارے میں فرمایا کہ احمدی عورتیں ڈاکٹر، نرس اور ٹیچر وغیرہ کا پیشہ اختیار کرتی ہیں اور یہ کام احتیاط کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔ پس وہاں خصوصاً احتیاط کرنی چاہئے جہاں مردوں کی نظریں متوحشانہ ہوں۔ اس ضمن میں حضور نے جدید معاشرے کے نقائص بھی مثالوں سے واضح کئے اور پردے کے بارے میں مرکزی نکتہ اور اس کی فلاسفی بیان فرمائی۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء المنعم صاحب

جوان صالح- حضرت مفتی محمد صادق صاحب

نام ونسب آپ کا پورا نام مفتی محمد صادق تھا' آپ کا شجرہ نسب 47ویں پشت میں جا کر حضرت عثمان بن عفانؓ تیسرے خلیفہ راشد سے جا ملتا ہے۔

پیدائش آپ 11 جنوری 1872ء کو صبح ساڑھے چھ بجے بھیرہ میں پیدا ہوئے' جہاں مفتیوں کے چار پانچ گھر ایک ہی محلہ میں تھے اور اب تک موجود ہیں۔ اور یہ محلہ انہی گھروں کی وجہ سے مفتیوں کا محلہ کہلاتا ہے۔

تعلیم آپ نے 14 سال کی عمر میں 6 ماہ تک حضرت حکیم الحاج مولوی نور الدین صاحب کے پاس جموں و کشمیر میں ترجمۃ القرآن پڑھا۔ اس کے علاوہ آپ نے دنیاوی تعلیم بھی حاصل کی اور انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی' عبرانی زبان آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود..... کے ارشاد پر سیکھی اور علاوہ ازیں عربی اور فارسی میں بھی خاصی دسترس رکھتے تھے۔

ملازمت 1890ء میں حضرت مفتی صاحب انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد جموں چلے گئے اور وہاں مدرسہ میں ملازم ہو گئے' وہاں آپ کے ایک ہم نام مدرس بھی موجود تھے جو آپ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ پھر شوال کی تعطیلات میں جب آپ قادیان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود..... کے نام ایک خط بھی دیا تھا جو آپ نے حضرت اقدس تک پہنچایا۔

اس ملازمت کے علاوہ آپ لاہور میں اکوشنٹ جنرل کے دفتر میں بھی ملازم رہے' اس وقت آپ مزنگ چونگی لاہور میں کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔

بیعت

31 جنوری 1891ء کو آپ نے نواب محمد علی خان صاحب کے شہر والے مکان کے نیچے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

قادیان کی طرف ہجرت 1901ء میں آپ ہجرت کر کے قادیان آگئے اس وقت آپ کے دو بچے تھے۔ محمد منظور جن کی عمر پانچ سال تھی اور عبد السلام جو صرف ایک سال کے تھے۔

قادیان میں رہائش

قادیان آنے کے بعد آپ ایک سال تک حضرت اقدس کے مکان کے اندرونی حصہ میں رہے' بعد ازاں قریباً ایک سال' حضرت اقدس کے مکان میں ہی واقع اس حصے میں رہے جہاں 1937ء میں اندرون شہر نواب محمد علی خان صاحب والا مکان تھا۔ اس طرح اس کے بعد بھی اسی محلہ میں قریب قریب مکان لے کر رہتے رہے۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے سفر

دسمبر 1890ء میں سکول میں کسی رخصت پر قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود..... کے ساتھ صبح کی سیر میں شامل ہونے کا اعزاز پایا۔

1891ء میں حضرت مفتی صاحب' حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے شوق میں جموں سے قادیان آئے لیکن رستے میں معلوم ہوا کہ حضرت اقدس.... تو لدھیانہ میں تشریف فرما ہیں چنانچہ آپ سیدھے لدھیانہ پہنچ گئے' وہاں پر مولوی محمد حسین کی شورش کی وجہ سے نقص امن کا خطرہ تھا جس پر حضرت مسیح موعود..... نے امرتسر جانے کا قصد فرمایا اور مفتی صاحب بھی اس سفر میں حضرت اقدس..... کے ہمراہ تھے۔

1891ء میں ہی حضرت مفتی صاحب کو حضرت مسیح موعود.... کی معیت میں قادیان سے لاہور جانے کا شرف حاصل ہوا' یہ سفر بذریعہ ریل کیا گیا تھا۔ پھر 1903ء میں حضرت مفتی صاحب کو حضرت مسیح موعود..... کی رفاقت میں قادیان سے گورداسپور جانے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

جماعتی خدمات

1903ء میں آپ نے دوسری ملازمتوں کو خیرباد کہہ دیا اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ 'البدر کے ایڈیٹر بھی رہے' پرائیویٹ سیکرٹری برائے خلیفۃ المسیح الثانی بھی رہے' بطور ناظر امور خارجہ بھی خدمت سر انجام دی اور انگلستان اور امریکہ کے ابتدائی (مربی) کے طور پر بھی آپ کو خدمات سر انجام دینے کا موقع ملا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ملاقات

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ سب سے پہلی ملاقات جو محترم مفتی صاحب کو یاد تھی وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خسر کے مکان میں بھیرہ میں ہوئی۔ جو مفتی صاحب کے مکان کے بالکل قریب ہی تھا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے آپ کو ایک چھوٹا سا کشمیری قلمدان مرحمت فرمایا۔ جو سبز رنگ کا تھا' یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول.... کا سب سے پہلا عطیہ تھا جو آپ کو ملا۔

(البدر 19 ستمبر 1912ء بعنوان "نور صادق" نمبر1)

حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود کے کلام کو بکثرت نوٹ کیا کرتے تھے' اس طرح آپ کے پاس بہت سی نوٹ بکس موجود تھیں' جن میں حالات و واقعات درج تھے یہ اسی قلمدان کی برکت تھی۔ جو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دیا تھا۔

خدمت دین کے لئے سفر

ایک طرف تو آپ نے خدمت دین کی خاطر ہندوستان کے طول عرض میں واقع مختلف شہروں اور دیہات اور قصبوں کی طرف سفر کئے وہاں آپ کو بیرون ملک بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

سفر انگلستان

مورخہ 9 مارچ 1917ء کو دوپہر ایک بجے حضرت مصلح موعود..... نے ایک چائے کی دعوت کا اہتمام فرمایا' جو حضرت مفتی صاحب کے اعزاز میں الوداعی دعوت تھی۔ 10 مارچ 1917ء کو قادیان دار الامان سے' حضرت مفتی صاحب حضرت مصلح موعود اور احباب جماعت احمدیہ کی دردمیں ڈوبی دعاؤں کے ساتھ انگلستان کے لئے روانہ ہوئے' اور حضرت المصلح الموعود' ازراہ شفقت دو میل کے فاصلے تک مشایعت کی خاطر ساتھ تشریف لائے۔ 11 مارچ 1917ء کو آپ نے انبالہ میں رات کو لیکچر دیا' 14 مارچ کو بمبئی پہنچے' آپ کو بحری رستے سے 14 مارچ کو سارڈینا کے لئے روانہ ہونا تھا لیکن وہ جہاز 22 مارچ کو روانہ ہوا جس وجہ سے آپ نے یہ دن بمبئی میں گزارے۔

22 مارچ 1917ء کو بمبئی سے شام ساڑھے پانچ بجے روانہ ہوئے۔ دعوت الی اللہ کے شوق میں آپ اس قدر مخمور تھے کہ جہاز کے اندر بھی دوران سفر دعوت الی اللہ کرتے رہے اور سفر کے چوتھے ہی روز ایک انگریز دعوت قبول کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور پھر دو مزید افراد بھی جہاز میں ہی احمدی ہو گئے۔ 28 مارچ کو آپ کا جہاز عدن پہنچا' عدن میں جہاز نے چار گھنٹے قیام کیا اور دوران قیام 4 مزید افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اور بالآخر آپ یہ سفر کرتے ہوئے' 17۔ اپریل 1919ء کو بخیریت لندن پہنچ گئے۔

سفر امریکہ

امریکہ کے لئے 26 جنوری 1920ء کو حضرت مفتی صاحب عازم سفر ہوئے۔ امریکہ پہنچ کر بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ان سے عہدہ برآ ہو کر آپ 1923ء کو واپس قادیان تشریف لائے۔

جوش خدمت دین

حضرت مفتی صاحب کو ہمہ وقت خدمت دین کی دھن لگی ہوئی تھی اور آپ کا طریق دعوت الی اللہ بھی ایک عجیب انداز اپنے اندر رکھتا تھا۔ مثلاً ایک دفعہ بمبئی کے بازار میں سے ایک دوست کے ساتھ گزر رہے تھے کہ آپ کے ساتھی نے آپ سے کہا کہ اس عرضی نویس کو دعوت الی اللہ کریں' فرمایا کہ ابھی کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ ایک اچھا سا خط لکھوانا ہے۔ عرضی نویس نے کہا کہ لکھوایئے' آپ نے لکھوانا شروع کیا۔ فرمایا کہ جناب نظام صاحب والئ حیدر آباد کے نام لکھو اور اس میں لکھو کہ

"حضرت رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس میں حضرت مسیح موعود نے تمام دنیا کو (امت واحدہ بنانے کے لئے) آنا تھا' قادیان میں اس کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور میں آپ کو اس کے ماننے کی دعوت دیتا ہوں۔"

(لطائف صادق ص 29 مصنفہ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اس طرح عرضی نویس کو بھی دعوت دے دی اور پھر وہ خط والئ حیدر آباد کو ابھی پوسٹ کر دیا۔

پھر جب انگلستان سے امریکہ گئے تو ائیرپورٹ پر امیگریشن کے افسر نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں تو آپ نے بتایا کہ میرا نام محمد صادق ہے اور میں ہندوستانی (....) ہوں اور انگلستان میں رہ کر اب یہاں آیا ہوں' پھر پوچھا کہ آپ کیا کرنے آئے ہیں' فرمایا کہ دین حق کی دعوت الی اللہ کرنے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ ہم تو آپ کو ہرگز امریکہ میں رہنے کی اجازت نہیں دیں گے' حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں بھی واپس نہیں جاؤں گا' اس پر انہوں نے آپ کو نظر بند کر دیا' جس مکان میں آپ کو نظر بند کیا گیا تھا اس میں کچھ یوروپین قیدی بھی رکھے گئے تھے' چنانچہ آپ نے یہ موقع غنیمت جانا اور انہیں دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دی۔ اور ایک ایک' دو دو کر کے بفضلہ تعالیٰ وہاں 15۔ احمدی بن گئے۔

اس واقعہ کی اطلاع جب وہاں کے افسران بالا کو ملی تو انہوں نے فوری طور پر آپ کی رہائی کا حکم جاری کر دیا کہ یہ تو بڑا خطرناک آدمی ہے' چنانچہ اس طرح آپ کی نظر بندی سے رہائی ہوئی اور آپ آزادی سے خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔

(لطائف صادق ص 48 مصنفہ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

امریکہ میں قیام کے دوران ایک دفعہ ایک سوسائٹی نے آپ کو اپنے ہاں (دین) کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے کہا اور لیکچر کے خاتمہ پر ایک پادری صاحب نے اٹھ کر کہا کہ آپ تن تنہا جو ہندوستان سے چل کر یہاں آئے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کس طرح یہاں کامیاب ہو جائیں گے اور یہاں کونسا تیر مار لیں گے؟ ہم نے سینکڑوں مشنری ہندوستان بھیجے ہوئے ہیں جو دن رات نہایت تندہی سے اپنے کام میں مصروف ہیں ان کے مقابلہ پر آپ اکیلے آدمی یہاں کیا کریں گے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ

جو سوال آپ نے اس وقت اٹھایا ہے یہ (دین) کی صداقت کا ایک ثبوت ہے گویا آپ نے اپنے منہ سے (دین) کے مذہب حق ہونے کا اقرار

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات، ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

لمحہ فکریہ

پندرہ روزہ "المنبر" فیصل آباد مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتا ہے:-

"ہمیں اس امر کا بھی جائزہ لینا ہو گا کہ کیا ہم نے اس ملک کو بنانے اور سنوارنے کے لئے اپنی اپنی جگہ پر اپنا فرض ادا کیا؟ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر ہم نے بانی پاکستان کے فرمان کے مطابق اپنے اپنے شعبے میں "کام' کام اور صرف کام" کے زریں اصول کو اپنایا ہوتا تو آج ہم دنیا بھر میں سربلند ہوتے۔ قدم قدم پر کامیابیاں اور کامرانیاں ہمارا مقدر بنتیں۔ ہم اپنی نظریاتی منزل کی طرف سفر جاری رکھتے ہوئے ترقی یافتہ اقوام میں شامل ہو چکے ہوتے۔ لیکن ہماری پچاس سالہ تاریخ شاہد ہے کہ ہم کامیابی کے اس سفر پر گامزن نہ رہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تابناک لمحات کو ہم من حیث القوم ترستے ہی رہے جب کہ مقامات آہ و فغاں سے قدم قدم پر ہمارا پالا پڑتا رہا۔

آیئے! ہم عہد کریں کہ پاکستان کو وہ ملک بناکر دم لیں گے جس کا خواب ہمارے بزرگوں نے دیکھا تھا۔ اپنی نظریاتی منزل کا حصول ہماری سب سے پہلی ترجیح ہونی چاہئے۔ اس ملک سے فرقہ واریت' دہشت گردی' صوبائیت' علاقائیت' نسلی و لسانی تعصبات کا خاتمہ ہماری زندگی کا مشن قرار پانا چاہئے۔ ہمیں بدعنوانی' رشوت ستانی' دھونس دھاندلی' بے انصافی' ظلم و تشدد' چوری و ڈاکہ زنی اور قتل و غارت کا سدباب کرنا چاہئے۔"

("المنبر" فیصل آباد 10- تا 24- اگست 1998ء ص 17)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خیر کی راہ

"المنبر" فیصل آباد کے ایک قاری جناب سہیل اسلم صاحب آف فیصل آباد نے مدیر اعلیٰ "المنبر" جناب ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب کو بذریعہ خط جماعت اسلامی کا "خیر" اپنانے کی دعوت دی۔ اس کے جواب میں جناب ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب نے اپنا اصولی موقف یوں بیان کیا۔"

"جماعت اسلامی نے قیام پاکستان کے بعد ابھی پہلی دہائی گذرنے نہیں دی تھی کہ وہ اپنی اس راہ سے ہٹ گئی جو خیر کی راہ تھی۔ اس اعتبار سے جماعت اسلامی کے "خیر" نے تو اپنی خیر اپنے بانی مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی منانی شروع کر دی تھی۔ رفتہ رفتہ یہ خیر جماعت اسلامی سے روٹھتا چلا گیا' یوں جماعت خیر کی جس راہ سے اولا" ہٹ گئی تھی' اب اس سے مکمل طور پر بھٹک چکی ہے۔ جماعت کی بنیاد علم کی قوت پر مبنی فکر پر رکھی گئی تھی جب کہ جماعت سے اولا" علم رخصت ہو گیا اور اب فکر بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ 1956ء میں جن اہل علم نے فکری اور نظریاتی اختلاف کی بنا پر جماعت اسلامی کو خیرباد کہا تھا' ان میں ہمارے والد گرامی اور المنبر کے بانی مولانا عبدالرحیم اشرف رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے۔ انہوں نے جماعت کی قیادت پر بڑی وضاحت سے یہ آشکار کر دیا تھا کہ وہ اقامت دین کی اصل راہ سے ہٹ رہی ہے۔ اصل ہدف سے انحراف کی جو راہ تب اختیار کی گئی تھی' دھیرے دھیرے اسی پر پیش قدمی ہوتی رہی اور اب یہ مکمل انحراف بلکہ سچ پوچھئے تو اصل راہ سے مکمل بغاوت کا روپ دھار چکی ہے۔

دراصل جس طریق سیاست کو جماعت کی بانی قیادت اور ان کے بعض جانشینوں نے اپنایا' اس کا منطقی انجام یہی ہونا تھا۔ وہ جنہوں نے اصلاح امت کے ذریعے اقامت دین کا بیڑہ اٹھایا تھا جب وہ مروجہ غیر اسلامی نظام سیاست و حکومت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے لگے تو پھر انہیں جمہوریت کو عین اسلام کہنے یا اسلامی جمہوریت کی اصطلاح وضع کرنے کا گناہ بھی کرنا پڑا اور ساتھ ہی عورت کے سربراہ مملکت بننے کے جواز کے فتوے بھی صادر کرنے پڑے۔ تب تک جماعت کی قیادت کا انحراف صرف نظری تھا۔ لیکن آنے والے ادوار میں تو خیر کی راہ سے عملی انحراف بھی شروع ہو گیا' کردار کی قوت کمزور پڑنے لگی' تربیت کا عمل ضعف آشنا ہونے لگا۔ اس کا نقطہ آغاز بھی خود مولانا مودودی مرحوم کے عہد میں ہی ہوا جب اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکنوں نے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے دفتر پر دھاوا بولا اور ان سے ایسی بدتمیزی روا رکھی کہ خود مولانا مرحوم کو اس حرکت کی مذمت کرنا پڑی۔

یہ روش بھٹو دور میں بعض تقاضوں کے باعث بڑی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ نتیجتہ" جماعت کی مستقبل کی قیادت کا تربیتی نظام کمزور سے کمزور ہوتا چلا گیا۔ آج جب کہ اسلامی جمعیت طلبہ کی نرسری سے تیاری ہونے والی قیادت جماعت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہو چکی ہے تو ہمیں اس کمزور تربیتی نظام کے نقائص بڑے "روشن اور تابناک" ہو کر نظر آ رہے ہیں۔ جبھی تو آج جماعت اسلامی کے سیاسی قائدین کا طرز سیاست دیگر جماعتوں کے انداز سیاست سے قطعاً مختلف نہیں۔ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعروان کا قرآنی اصول ایسا نظروں سے اوجھل ہوا کہ اب تو مخالفت برائے مخالفت ہی سیاست کا بنیادی اصول قرار پا چکا ہے۔

اصولی طور پر جماعت اسلامی سمیت' دین کے نام پر سیاست کرنے والوں کا یہ فریضہ تھا کہ وہ غیر اسلامی نظام سیاست کو بدلنے کی جدوجہد کرتے' اس کے لئے انقلاب کی راہ اپناتے۔ لیکن بدقسمتی سے دین کے نام پر سیاست کرنے والے سبھی گروہوں اور جماعتوں نے موجودہ مروجہ نظام سیاست کو ہی اپنانے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی تمام ترگندگی نے ان کے اجلے دامن کو آلودہ کر دیا۔ چنانچہ اب دینی سیاسی راہنماؤں کا وہ احترام' جو دین کے حوالے سے لوگوں کے اذہان میں موجود تھا' وہ کب کا رخصت ہو چکا۔

یہ دینی سیاسی قیادت یہ سمجھتی تھی کہ جمہوریت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اس کے ذریعے برسراقتدار آجائے گی اور اس ملک کو اسلام کا گہوارہ اور ناقابل تسخیر قلعہ بنا دے گی۔ جب کہ اس حقیقت سے کوئی بھی باشعور انکار نہیں کر سکتا کہ اپنے ملک کے مخصوص گروہی' جماعتی اور مسلکی تناظر میں ہم کبھی بھی یہ توقع نہیں کر سکتے کہ یہاں کبھی الجزائر اور ترکی کی سی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے کہ ووٹ کے ذریعے جہاں اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو سکے۔ جمہوری طریقہ انتخاب کے ذریعے جماعت اسلامی یا کوئی دینی جماعت کبھی برسراقتدار نہیں آسکتی اس لئے کہ یہ نظام سیاست سراسر غیر اسلامی بھی ہے اور غیر انسانی بھی۔ جناب قاضی حسین احمد بھی شائد اسی حقیقت کا ادراک کر چکے ہیں' اس لئے وہ اب انقلاب کی باتیں کرتے ہیں' اور ووٹ کے ذریعے حکومت حاصل کرنے کی بجائے دوسرے راستے تلاش کرنے میں معروف عمل ہیں۔

ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت اسلامی اور دیگر دینی سیاسی جماعتوں کو ماضی و حال کے تجربات کی روشنی میں اپنے رویوں اور فکر پر نظرثانی کرنی چاہئے۔ انہیں اب اصل کام کی طرف لوٹ آنا چاہئے۔ موجودہ طریق سیاست نے سوائے بدنامیوں' رسوائیوں اور ناکامیوں کے' ان کے دامن میں اور کچھ نہیں ڈالا۔ انہیں اصلاح امت کا از سرنو آغاز کرتے ہوئے موجود نظام سیاست و معاشرت کو یکسر بدل ڈالنے کے لئے اپنی قوت کو مجتمع کرنا ہو گا۔ تب ان کی طاقت ان کی موجودہ سیاسی حیثیت سے کہیں زیادہ ہو گی' جسے نظرانداز کرنا کسی کے بس میں بھی نہ ہو گا۔"

(پندرہ روزہ "المنبر" فیصل آباد 10- تا 24- اگست 1998ء ص 26)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قطعات

معروف شاعر جناب جمیل علوی صاحب نے موجودہ معاشرتی ماحول سے متاثر ہو کر اپنے اشعار میں اپنے تاثرات کی یوں عکاسی کی ہے:-

غربت' نفرت' وحشت' ٹیرر
قوم کی حالت اب ہے ٹائٹ
چلتی پھرتی زندہ لاشیں
چاٹ رہے ہیں پیرا سائٹ

لگتا ہے اپنے ہاتھوں سے خود کی ہے خودکشی
گردن پہ آ کے اپنی ہی تلوار گر گئی!
بیٹھے تھے بچ کے دھوپ سے ہم جس کی چھاؤں میں
یہ کیا ہوا کہ ہم پہ وہ دیوار گر گئی

کس نے دیکھا تھا یہ سین
خون سے مہنگا گیسولین
ہیبٹ اور بوچڑ کا ہے گھر
چاند سی دھرتی پھول زمین

کلمہ گو کے قاتل خود
آج ہیں جیسے کلمہ گو
اس سے بہتر ہے کہ وہ
انساں کتا سور ہو

(ماہنامہ "سائنس ڈائجسٹ" کراچی ستمبر 1998ء صفحہ 85 تا 87)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آداب خورد و نوش

جناب حکیم عابد مجید مدنی صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

"مقولہ مشہور ہے کہ تندرستی اور صحت کا راز نسبتاً بھوک میں ہے یعنی تندرستی اسی میں ہے کہ بھوک کی حالت میں خوراک لی جائے اور بھوک بھی باقی ہو تو اسے ترک کر دیا جائے۔ طب جدید آج سے چودہ سو سال قبل انہی کی ترغیب دے چکا ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی وضاحت فرمائی ہے۔ مسلمان آج بھی اگر اسوہ نبی کی طبی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے کھانے پینے کے آداب کو ملحوظ رکھیں اور ان کے مطابق کھائیں پئیں تو ان کی صحت بحال رہ سکتی ہے انہیں بدنی امراض اور جسمانی بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے۔ ساتھ ہی قلوب و اذہان کی روحانی بیماریاں بھی نیست و نابود ہو جائیں گی کیونکہ کم خوری دلوں میں رقت اور نرمی پیدا کرتی' عقل و دانش کو بڑھاتی اور مادہ حیوانیت کو کم کرتی ہے۔

حسن بصریؒ ابن آدم کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ پیٹ کے تین حصے کریں ایک خوراک کے لئے' دوسرا پانی کے لئے اور تیسرا سانس لینے کے لئے ہو..... ابراہم بن ادہم کہتے ہیں کہ جس نے اپنے پیٹ پر کنٹرول کر لیا اس نے اپنے دین کو سنبھال لیا اور جس نے بھوک پیاس کو برداشت کر لیا وہ اچھے اخلاق کا مالک بن گیا کیونکہ نافرمانی اور معصیت بھوکے سے دور بھاگتی ہے اور سیر شکم کے قریب ہوتی ہے۔ شکم سیری دل کو مردہ بناتی اور ضمیر کا خاتمہ کرتی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ بسیار خوری اور پیٹ بھر کے کھانا جہاں جسمانی طور پر صحت کے لئے نقصان دہ ہے وہاں انسان کی روحانی صحت کے لئے بھی مضر ہے اور کئی امراض کا موجب بنتی ہے۔"

(پندرہ روزہ المنبر" فیصل آباد 24- اگست تا 7 ستمبر 1998ء ص 26)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ماخوذ

تمام دنیا میں پانی کی کمی کا مسئلہ

انسان کی زندگی میں ہوا کی طرح پانی بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاک صاف پانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ازحد ضروری ہے۔ لیکن دنیا میں صاف پینے کے پانی کی رسد کم سے کم ہوتی جارہی ہے۔ یہ ایک ایسا عنصر ہے جس کی مقدار بڑھانے کے لئے انسان کچھ زیادہ کر بھی نہیں سکتا۔ قدرت نے روز اول سے اس کی سپلائی کا جو نظام قائم کر رکھا ہے وہی آج تک چل رہا ہے اور بہت خوبی سے چل رہا ہے آج سے دو ہزار سال قبل دنیا کی آبادی آج کی آبادی کا صرف تین فی صد تھی۔ لیکن پانی کی مقدار آج بھی وہی ہے جو دو ہزار سال قبل تھی۔

امریکہ کی جان ہاپکنس یونیورسٹی کے پبلک ہیلتھ سکول کی طرف سے شائع ہونے والے رسالے پبلک ہیلتھ کے ستمبر 98ء کے شمارے کی ایک رپورٹ میں دنیا بھر میں صاف اور تازہ پانی کی کمی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق دنیا کے کئی ممالک میں تازہ پانی کا بحران پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس بحران سے عہدہ برا ہونے کے لئے ایسے ملکوں کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ پانی کی سپلائی کو محفوظ رکھنے کے لئے فوری اقدامات کریں۔ اور پانی کی آلودگی کے معاملے پر بھی پوری توجہ دیں۔ پانی کی طلب اور رسد کا صحیح انتظام کریں۔ تاکہ جو پانی ان کے پاس موجود ہے اس سے اپنی آبادی کی ضروریات پوری کر سکیں۔

ہر سال دنیا کی آبادی میں 8 کروڑ انسانوں کا اضافہ ہو جاتا ہے اور ان میں سے 95 فیصد کی پیدائش تیسری دنیا کے ممالک میں ہوتی ہے اور یہی وہ ممالک ہیں جہاں صنعتی، شہری اور زراعتی مقاصد کے لئے پانی کی تقسیم ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے۔

اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 31 ملکوں میں رہنے والے 50 کروڑ انسانوں کے لئے اس وقت پانی کی کمی ایک مسئلہ ہے 2025ء تک یہ تعداد پانچ گنا بڑھ کر 2ء8 بلین تک پہنچ جائے گی۔ ان ممالک میں پایا جانے والا پانی جو آج 50 کروڑ کے لئے کافی نہیں ہو رہا تو پھر 2ء8 بلین لوگوں کی ضروریات زندگی کو کیسے پورا کر سکے گا۔ اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 2025ء تک مزید 17 ممالک اسی مشکل میں گرفتار ہو جائیں گے۔ ان میں ایتھوپیا، بھارت، کینیا، نائیجیریا اور پیرو شامل ہیں۔ اسی طرح پاکستان اور چین پر بھی اس وقت پانی کی کمی کا دباؤ بڑھ جائے گا۔ پانی کی طلب صرف بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی کے لئے پانی کی بڑھتی ہوئی ضرورت۔ زرعی ترقی میں آب پاشی پر زیادہ انحصار، اور تیزی سے بڑھتا ہوا معیار زندگی جیسے عناصر بھی اس صورت حال کو بگاڑنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ بیسویں صدی میں دنیا کی آبادی تین گنا بڑھی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں پانی کا استعمال تقریباً چھ گنا بڑھ گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو پانی کی مقدار دنیا بھر کے لئے مہیا ہے وہ بھی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ پانی کے بہت سارے ذرائع کو لوگ خود آلودہ کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں یہ آلودہ پانی کسی بھی استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ بہت سارے ملکوں میں دریاؤں، نالوں اور جھیلوں کو شہروں کے گندے پانی اور صنعتی کارخانوں میں سے نکلنے والے زہریلے مادوں کو پھینکنے کے لئے بے محابا استعمال کیا جاتا ہے جس سے ان جھیلوں، دریاؤں، نالوں کا تمام پانی آلودہ ہو کر کسی کام نہیں آسکتا۔ اور ایک طرح سے ضائع ہو جاتا ہے اسی طرح زرعی سیکٹر میں کیڑے مار زہریلے مادوں کی باقیات زیر زمین پانی میں شامل ہو کر اسے بھی آلودہ کر دیتی ہیں۔ اور ایسے پانی کو پینے کے ناقابل بنا دیتے ہیں اور پھر یہ مادے زیر زمین پانی میں حل ہو کر دریاؤں تک پہنچ جاتے ہیں اور ان دریاؤں کے پانی کو بھی آلودہ کر دیتے ہیں۔ یہی صورت حال کیمیائی کھادوں کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یورپ کے 90 فیصد دریاؤں میں نائٹریٹس (Nitrates) کا ارتکاز انتہا کو پہنچا ہوا ہے جس کا باعث وہ کیمیائی کھادیں ہیں جو زراعت کے شعبہ میں استعمال کی جاتی ہیں۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی اسی قسم کی صورت حال پائی جاتی ہے۔

پانی کی فراہمی کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کی اہمیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور جلد ہی اس کی نوعیت سیاسی بھی بن سکتی ہے۔ پانی سے متعلق جھگڑے پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں اور یہ جھگڑے جنگ کی وجہ بھی بن سکتے ہیں۔ اگرچہ فی الحال بات اس نوبت کو نہیں پہنچی لیکن جوں جوں پانی کی سپلائی کم ہو گی ان کی شدت کا بڑھنا ایک سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ پہلے ہی افریقہ، وسطی ایشیا، مشرق وسطیٰ اور جنوبی امریکہ کے بہت سارے ممالک دریاؤں اور اندرونی جھیلوں اور سمندروں تک رسائی کے لئے آپس میں بحث و تمحیص میں مشغول ہیں۔

اگلی صدی میں بہت سارے ممالک میں پانی کی کمی کی وجہ سے ان ملکوں کے لوگوں کا معیار زندگی گرنے کا اندیشہ ہے۔ اور اسی وجہ سے ان ملکوں کے لوگوں کی صحت پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس لئے ابھی وقت ہے کہ تازہ پانی کی رسد کے مسئلے کو عالمی سطح پر حل کرنے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ جو پانی اس وقت مہیا ہے کم از کم اس سے تو انسانیت پورا پورا فائدہ حاصل کر سکے اور بہت سارے مسائل جو پانی کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں ان کا حل نکل آئے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

حضرت بدھ کے نئی کتاب لانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے اپنی حالیہ تصنیف کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ ایک سال تک اس کا ترجمہ ہو جائے گا تو آپ کو اس کا جواب اس کتاب میں مل سکتا ہے

...... قیام امن کے لئے نوجوان نسل کی تربیت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ میں من ہائم میں ہونے والے جلسے کے موقع پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ والدین کو کیسے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسی سوال کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ میں یہاں کم و بیش پانچ یا دس ہزار احمدیوں سے مل چکا ہوں جن میں بڑے بوڑھوں سے لے کر بچوں تک شامل ہیں۔ بفضل خدا ہم ایک دوسرے سے دلی تعلق رکھتے ہیں۔

آخر پر ڈپٹی لارڈ میئر نے ایک بار پھر حضور کا شکریہ ادا کیا اور اس مجلس کو بہت مفید قرار دیا اور اور کہا کہ بنیادی طور پر جو سوالات ذہنوں میں اٹھتے ہیں ان کے جوابات پر حضور کا شکر گذار ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے اجازت طلب کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

بیت نور فرینکفورٹ روانگی سے قبل ایک بار پھر ڈپٹی لارڈ میئر نے مقامی جماعت سے پر خلوص تعاون پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح حضور انور کی آج کی عمومی مصروفیات نماز مغرب و عشاء کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچیں۔

بقیہ صفحہ 4

کرلیا ہے دیکھیں، آپ کے پادریوں نے سو برس میں اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا کر ہندوستان میں جو کچھ کام کیا ہے اسے دیکھئے اور مجھ اکیلے نے دو برس میں جو یہاں کام کیا ہے اس کا مقابلہ کیجئے آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ نسبت کیا ہے۔ اور کس نے کام زیادہ اور عمدہ کیا ہے؟ اس غیر ملک میں مجھ اکیلے کی کامیابی ہی عیسائیت کے مقابلے میں (احمدیت) کی عظیم الشان فتح کا ثبوت ہے۔

(لطائف صادق مصنفہ حضرت محمد اسماعیل صاحب پانی پتی ص 36)

حضرت مسیح موعود.....کے دور میں آپ کی خدمات

حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر حضرت مفتی صاحب نے عبرانی سیکھی اور توریت و دیگر صحف انبیاء میں سے پیش گوئیاں نکال کر حضرت مسیح موعود.... کی خدمت میں پیش کیں۔

آپ حضرت مسیح موعود.... کے ساتھ والے کمرے میں سویا کرتے تھے۔ اور بڑی فکر مندی سے سوتے تھے جب بھی حضرت مسیح موعود.... کو الہام ہوتا تو آپ کو جگا لیتے، وقت پوچھتے اور وہ الہام آپ کو لکھوا دیتے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات کے بعد حضرت اقدس کی ڈاک کا مکمل انتظام آپ کے سپرد ہو گیا۔ ڈاک میں بعض ایسے خطوط ہوتے جن میں بچوں کے نام رکھنے کی درخواست ہوتی تھی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد آپ کو یہ تھا کہ آپ خود ہی نام تجویز کر کے لکھ دیا کریں چنانچہ آپ تعمیل حکم کے طور پر ایسا ہی کرتے رہے۔

وفات

حضرت مفتی صاحب 13 جنوری 1957ء بروز اتوار صبح چھ بج کر 35 منٹ پر اپنے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بیت المبارک ربوہ کے بیرونی احاطہ میں حضرت المصلح الموعود نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی چارپائی کو بہشتی مقبرہ تک کندھا بھی دیا۔ دفنانے کے بعد حضرت المصلح الموعود... نے اپنے دست مبارک سے مٹی ڈالی اور پھر قبر تیار ہونے پر اجتماعی دعا بھی کروائی۔

حضرت مسیح موعود....کے ارشادات

1904ء میں حضرت مفتی صاحب ایک دفعہ بیمار پڑ گئے تو آپ کی والدہ حضرت مسیح موعود.... کے پاس تشریف لے گئیں اور عرض کیا کہ میرے بیٹے کی طبیعت سخت خراب ہے دعا کریں اس پر حضرت مسیح موعود.... نے فرمایا کہ

"ہم تو ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں آپ کو خیال ہو گا کہ صادق آپ کا بیٹا ہے اور آپ کو بہت پیارا ہے، لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہے۔"

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ...... نے فرمایا کہ

"وہ ہمارے سلسلے کے ایک برگزیدہ رکن، جوان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی۔

(الفضل 18 جنوری 1957ء)

اسی طرح ذکر حبیب کے صفحہ نمبر 330 پر درج ہے کہ غالباً 1903 یا 1904 کا ذکر ہے کہ اخباروں میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ شاہ جاپان کو ایک نئے مذہب کی تلاش ہے اور اس غرض کے لئے جاپان میں ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود.... کی مجلس میں اس کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ

"ہم ایک مضمون لکھ کر مفتی محمد صادق صاحب کو وہاں بھیج دیں گے تاکہ اس کانفرنس میں ہمارا مضمون پڑھ دیں...... مفتی صاحب ایک بہادر آدمی ہیں۔"

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم حافظ محمد یوسف صاحب دار النصر غربی ربوہ مورخہ 23۔ اکتوبر 1998ء بروز جمعۃ المبارک پونے پانچ بجے شام انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر 74 سال تھی۔ آبائی گاؤں چک 152 شمالی ضلع سرگودھا تھا۔ آپ نے 1953ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی اور پھر تمام عمر عہد بیعت کو پوری وفا سے نبھانے کی کوشش کی۔ مورخہ 25۔ اکتوبر کو بعد نماز فجر بیت المنعم دار النصر غربی (ب) میں آپ کا جنازہ مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ دار النصر غربی الف نے پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم بھامبڑی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم ملک انیس الرحمٰن صاحب ابن مکرم میجر ملک الطاف الرحمٰن صاحب مرحوم سبزہ زار ملتان روڈ لاہور بعمر 50 سال مورخہ 12۔ اکتوبر 1998ء رات 11 بجے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ آپ کا جنازہ مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ صدر حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا۔ مرحوم کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں دفن کیا گیا۔ بعد میں دعا مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے کروائی۔ مرحوم کمزور۔ بیواؤں اور یتیموں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ہر غریب اور ضرورت مند کی مدد کرتے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ اور ان کے بال بچوں کو صبر و جمیل کی توفیق دے آمین۔

اعلان داخلہ

○ الف۔NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی نے سندھ کے ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ کے لئے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

سول۔ میکینیکل۔ الیکٹریکل۔ کمپیوٹر سسٹم۔ الیکٹرانکس۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

ب۔NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی نے سندھ کے ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ کے لئے بیچلر پروگرام کمپیوٹر سائنس و ٹیکنالوجی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

ہر دو کے لئے پراسپکٹس وغیرہ یونیورسٹی سے 725 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔ نومبر 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ٹارگٹ حاصل کرنا ازبس ضروری ہے اس کے حصول کے لئے وعدہ جات کو معیاری بنایا جائے

○ تحریک جدید کے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ جماعتوں کو جاتا ہے وہ دراصل تحریک جدید کی کم از کم ضرورت پر مبنی ہوتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بمطابق ارشاد حضرت مصلح موعود

"اربوں ارب روپیہ آجائے تو پھر بھی کام ختم نہیں ہو سکتا" اندریں صورت جو مطالبہ کم از کم ضرورت پر مبنی ہے اسے پورا کرنا کتنا ضروری ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کا موثر ذریعہ یہی ہے کہ ہر فرد جماعت معیاری وعدہ پیش کرے عہدیدار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیز خواجہ سلطان احمد قمر صاحب ابن مکرم خواجہ منیر احمد صاحب پروپرائٹر خواجہ رشید اینڈ سنز سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ جبیں خواجہ صاحبہ بنت خواجہ جمیل احمد صاحب (ناروے) احمدیہ بیت الذکر سیالکوٹ مورخہ 3۔ جولائی 1998ء بعد نماز جمعہ محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت شہر و ضلع سیالکوٹ نے ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔

عزیز خواجہ سلطان احمد قمر محترم خواجہ رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا اور مکرم غازی محمد اسماعیل بٹ صاحب چیف لائبریرین (ر) پنجاب یونیورسٹی لاہور کا نواسہ ہے اور عزیزہ ثمینہ جبیں بھی خواجہ رشید احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبرنامہ واقفین نو

مثالی وقار عمل

○ 168۔ مراد ضلع بہاولنگر۔ ماہ جولائی میں واقفین نو نے وقار عمل کیا یہ وقار عمل ایک گھنٹہ جاری رہا جس میں 15 واقفین نو نے شرکت کی اور بیت الذکر اور اس کے ماحول کو صاف کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم آزادی مینا بازار دارالیمن وسطی ربوہ

○ مورخہ 20۔ اگست کو دارالیمن وسطی ربوہ کے واقفین نو نے یوم آزادی مینا بازار منعقد کیا بچوں نے رنگ برنگے لباس پہن رکھے تھے اور ہاتھوں میں سبز ہلالی پرچم اٹھائے تھے۔ گروپس کی صورت میں ملی نغمے پیش کئے گئے اور وطن عزیز کے بارہ میں کوئز پروگرام بھی ہوا۔ مورخہ 3۔ اگست تا 5۔ اگست جشن آزادی ریلی منعقد کی گئی۔ تقریب تقسیم انعامات میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو تشریف لائے تلاوت نظم اور ملی نغمہ کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور زریں نصائح فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اجتماعات حلقہ شادیوال ضلع گجرات

○ مورخہ 4۔ اگست 98ء کو حلقہ شادیوال کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع بیت الذکر شادیوال میں منعقد ہوا اس اجتماع میں حلقہ بھر کی جماعتوں گولیکی۔ سدوکی۔ جسوکی۔ لنگے اور شادیوال کے 27 واقفین نو اور 175 دیگر خواتین و احباب نے شرکت کی۔ مکرم بیگم منیر احمد چوہدری صدر لجنہ ضلع اور ان کی عاملہ کی ممبرات نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا اجتماع کی تقریب تقسیم انعامات میں صدر صاحبہ لجنہ نے انعامات بچوں میں تقسیم کئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حلقہ گجرات شہر

○ مورخہ 30۔ اگست 98ء کو حلقہ گجرات کا سالانہ اجتماع ناصر ہال میں منعقد ہوا اس اجتماع میں دھیر کے کلاں۔ کھوکھر غربی۔ معین الدین پور۔ شیخ پور۔ نسووالی سوہل۔ کالا چک۔ دیونا ماجرا کنجاہ اور کنگ چنن کی جماعتوں کے 74 واقفین نو اور 100 دیگر احباب و خواتین نے شرکت کی اجتماع کا افتتاح باقاعدہ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی ضلع نے کیا بعدہ مکرم رحمت اللہ شاہد صاحب مربی سلسلہ گجرات نے والدین اور بچوں کو نصائح کیں بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اختتامی اجلاس میں تلاوت نظم کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں والدین اور بچوں کو نصائح کیں۔ اس اجتماع کو کامیاب کرنے میں مکرم منظور احمد کھوکھر سیکرٹری ضلع مکرم محمد یونس صاحب نائب سیکرٹری ضلع اور مکرم طارق محمود صاحب امیر گجرات شہر نے بھرپور سعی فرمائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ اکتوبر 1998ء مبلغ 67.50 روپے بنتا ہے۔ برائے کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ حافظہ امتہ السلام صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف سیلونی صاحب مرحوم نے ضلع جھنگ کے تمام سکولوں کے مقابلوں میں حسن قرات میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ عزیزہ نے گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی نمائندہ کے طور پر مقابلہ میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمد اسحاق ظفر صاحب رحمٰن کالونی ربوہ لکھتے ہیں برادرم محمد افضل صاحب بیالوجی ڈیپارٹمنٹ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے شعور احمد کا برین ٹیومر کا میجر آپریشن 29۔ اکتوبر اسلام آباد کمپلیکس میں ہوا ہے۔

○ عزیزم مرزا دھنیال احمد ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گذشتہ چار روز سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم صابر علی صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور نے آنکھوں کا اپریشن کروایا ہے۔

ان سب احباب کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان گمشدگی

○ عزیزہ ذکیہ پروین صاحبہ دارالیمن وسطی ربوہ بعمر 40 سال جس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے 28۔ اکتوبر کی شام 4 بجے دوائی لینے کی غرض سے گھر سے نکلی تھی۔ اس نے سبز رنگ کی پھولدار قمیص اور کاسنی رنگ کی شلوار پہن رکھی ہے۔ اور سفید رنگ کی چادر لی ہوئی ہے۔ چہرے کے سامنے والے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں۔ وہ گھر واپس نہیں آئی۔ جس کسی کو معلوم ہو براہ کرم محمد عبداللہ عمر 18/17 دارالیمن وسطی ربوہ فون نمبر 855 کو اطلاع دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ فروخت شدہ جائیداد پر حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ضروری ہے بصورت دیگر وصیت محل نظر ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 30- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
31- اکتوبر- غروب آفتاب 5-22
یکم- نومبر- طلوع آفتاب 6-23

عالمی خبریں

شام ترکی جھگڑا ختم
ترکی اور شام کی مشترکہ کمیٹی کا دمشق میں پہلا اجلاس ہوا جس میں دونوں ملکوں نے جھگڑا ختم کر کے مثالی تعلقات قائم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ کردوں کے مسئلے پر ماضی قریب میں دونوں اسلامی ملکوں کے تعلقات سخت کشیدہ ہو گئے تھے۔ ایران اور مصر کے تعاون سے دونوں برادر اسلامی ممالک میں کشیدگی ختم ہو گئی ہے۔ ترکی نے آئندہ ماہ شامی سرحد کے قریب ہونے والی جنگیں مشقیں ملتوی کر دیں۔

چین بھارت تنازعات
بھارت میں چینی سفیر نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ چین کے پیچیدہ سرحدی تنازعات موجود ہیں۔ سرحدی تنازعات کے باعث بھارت سے جنگ بھی ہو چکی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم کے مشیر برجیس مشرا نے کہا کہ ہم چین کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ چین کے ساتھ ایٹمی اسلحہ کی دوڑ شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

امریکی انتباہ
امریکہ نے کوسوو لبریشن آرمی کو متنبہ کیا ہے کہ وہ سربوں کے خالی کردہ مورچے نہ سنبھالے ایسے اقدام سے عدم استحکام پیدا ہوگا۔ اور پناہ گزینوں کی واپسی میں خلل پڑے گا۔

امن معاہدہ خطرے میں
اسرائیل اور فلسطین کے درمیان طے پانے والا امن معاہدہ عمل در آمد شروع ہونے سے پہلے ہی خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پہلے فلسطین سیکیورٹی کا منصوبہ پیش کرے۔ پھر ہم اس معاہدے کو اپنی کابینہ میں منظوری کے لئے پیش کریں گے۔

عالمی اقتصادی بحران
مشرقی ایشیا کے ممالک سے شروع ہونے والا اقتصادی بحران عالمی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس بحران نے اب برطانیہ کو اپنا شکار بنا لیا ہے۔ آئندہ دو سال میں پانچ لاکھ افراد بے روزگار ہو جائیں گے اور پیداوار کی ترقی میں 0ء5 فیصد کمی ہو جائے گی۔

صدر یلسن الگ ہو گئے
روس کے صدر بورس یلسن ملکی معاملات سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم پریماکوف ہی تمام معاملات کے انچارج ہیں۔ صدر یلسن خرابی صحت کے سبب ایک سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔

دنیا بھر میں خشک سالی
اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں موسمی تبدیلیوں سے خشک سالی کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا میں خشک سالی مزید کچھ عرصہ جاری رہے گی۔

روسی فیکٹری جل گئی
روس کی فوج کی خفیہ اسلحہ ساز فیکٹری جل کر راکھ ہو گئی۔ فائر بریگیڈ کی 20 ٹیمیں آگ بجھانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف رہیں۔ جنوبی کوریا میں 8 منزلہ کولڈ سٹوریج میں ہولناک آتشزدگی سے 18- افراد ہلاک ہو گئے جارجیا میں آکسیجن گیس سے بھرے ہوئے ٹینکر کو ویلڈ کرنے کی کوشش میں ٹینکر دھماکے سے پھٹ گیا۔ 16- افراد ہلاک ہو گئے۔

ملکی خبریں

متحدہ کی حکومت سے علیحدگی
ایم کیو ایم (متحدہ قومی موومنٹ) نے حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ پریس کانفرنس سے ایم کیو ایم کے آفتاب شیخ نے کہا کہ شریعت بل پر حمایت سے انکار کرنے پر حکومت نے حکیم سعید کو قتل کروا کر ایم کیو ایم پر شب خون مارنے کی سازش کی۔ دریں اثناء کراچی کی دیواروں پر راتوں رات نعرے لکھ دیئے گئے جن میں لکھا ہے کہ نواز شریف جواب دو فصیح کے خون کا حساب دو' نواز شریف نامنظور ہر آپریشن منظور۔ آفتاب شیخ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ حکیم سعید کے قتل سے ہمارا کوئی تعلق نہیں الزام شرمناک ہے وزیر اعظم کے بیان کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

سندھ میں گورنر راج کی تیاریاں
سندھ میں حکومت کے خاتمے اور گورنر راج کے امکانات واضح ہو گئے ہیں۔ نواز شریف نے مستقبل کی حکمت عملی اور گورنر راج کے حوالے سے صلاح مشورے شروع کر دیئے۔

ہمیشہ کے لئے استعفے دے دیں
گورنر سندھ ریٹائرڈ جنرل معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ متحدہ والے ہمیشہ کے لئے استعفے دے دیں تو اچھا ہوگا۔ پہلے یہ پان چھالیہ والے مشہور تھے اب استعفے دیکر واپس لینے والے مشہور ہو چکے ہیں۔

کراچی میں نئے انتظامات
کراچی میں نئے کور کمانڈر کے تقرر اور رینجرز کے ڈی جی کا نیا تقرر کرنے سے نئے انتظامات کی خبریں مل رہی ہیں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم صدر اور اٹارنی جنرل سے مشورے مکمل کر چکے ہیں۔

سب ٹھیک ہو جائے گا
وزیر اعظم نے کراچی کے حالات اور گورنر راج کے قیام کے سوال پر کہا کہ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بس ہمارے لئے دعا کرتے رہیں۔ کراچی میں امن و امان کے قیام کے لئے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ تمام مصلحتوں سے بالاتر رہ کر اقدامات کئے جائیں گے۔

ممتاز بھٹو سے ملاقات
وزیر اعظم نے سندھی قوم پرست لیڈر ممتاز بھٹو سے علیحدگی میں ملاقات کی جو طویل عرصہ جاری رہی۔

کراچی میں مزید دہشت گردی
کراچی میں مزید دہشت گردی میں متحدہ قومی موومنٹ کے کارکن سمیت 3- افراد ہلاک ہو گئے۔

دہشت گردوں کا فضائی سروے
کراچی میں دہشت گردوں کا فضائی سروے کر کے ان کے ٹھکانے معلوم کئے جا رہے ہیں۔ حساس اداروں نے اعلیٰ حکام کو نقشوں کی مدد سے بریفنگ دے دی۔ پرانے آپریشن کی فائلیں کھل گئیں۔

آپریشن شروع
کراچی میں ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ مختلف علاقوں میں ایم کیو ایم کے کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ممتاز بھٹو کا بیان
سندھی قوم پرست لیڈر ممتاز بھٹو نے وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد کہا کہ مجھے گورنری کے عہدہ کی پیشکش نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم حکیم سعید کے قتل میں ملوث ہے۔ کراچی میں مارشل لاء لگا کر حالات بہتر بنائے جائیں۔ کوئی باہمت آدمی لایا جائے تو حالات سدھر سکتے ہیں۔

ایم کیو ایم کے الزامات
ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر شیخ لیاقت حسین نے کہا ہے کہ حکومت آئی ایس آئی (فوج کا خفیہ ادارہ) کے اشاروں پر چل رہی ہے۔ ایجنسیوں نے ایم کیو ایم کے خلاف جو نقشہ بنایا وزیر اعظم اس میں رنگ بھر رہے ہیں۔ حکیم سعید کو ہم نے قتل کیا تو ہمارے آدمی وزیر کیوں بنائے گئے۔ ہمیں شریعت بل کی مخالفت کی سزا دی جا رہی ہے۔

خدا کرے!
پیپلز پارٹی کے رہنما سینیٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ خدا کرے وزیر اعظم دہشت گردی ختم کرنے کے عزم پر قائم رہیں۔ پیپلز پارٹی کو 5 سال مل جاتے تو پھر پورے ملک سے دہشت گردی ختم ہو جاتی۔

توہین عدالت کیس
بہاولپور کے توہین عدالت کیس میں لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے دو ارکان پنجاب اسمبلی سمیت 10- مسلم لیگیوں کو سزا سنا دی ہے۔ پنجاب اسمبلی کے رکن سمیع اللہ چوہدری اور محمد افضل گل سمیت بہاولپور مسلم لیگ کے رہنماؤں اور کارکنوں کو تابرخواست عدالت قید اور دو دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے بہاولپور میں ججوں کے خلاف جلوس نکالنے کا از خود نوٹس لیا تھا۔ ایک فاضل جج نے ریمارکس دیئے کہ ملزمان کو کہیں کہ روز ہائی کورٹ میں جھاڑو دیا کریں اس طرح حکومت کے پیسے بھی بچیں گے۔

نااہلی کا خطرہ
دو اراکین پنجاب اسمبلی کو سزا ہونے کے بعد ان کی نااہلی کا ریفرنس سپیکر کو بھیجا جا سکتا ہے۔ دونوں اراکین اپنی سزا کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کریں گے۔

نصرت بھٹو کے وارنٹ
لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے محترمہ نصرت بھٹو کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈاکٹر نامد ثناء احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
FAX (4524) 212299 -★- 213156 - 771 -: فون